پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعدد ازدواج
قرآن اور مستشرقین کی آراء کا تقابلی مطالعہ

محسن مختار فانی[1]

خلاصہ:

پوری تاریخ میں، بہت سے مستشرقین نے قرآن اور اسلام پر تحقیقات کی ہیں۔ خاص طور پر ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد، مشرقی ماہرین نے اسلام، پیغمبر اکرمؐ اور مکتب اہل بیت علیہم السلام کے پر اپنی تحقیقات کو تیز کر دیا۔ مختلف وجوہات کی بنیاد پر مستشرقین نے حقائق پیش کرنے کے بجائے انہوں نے اسلام کی توہین کی اور اس کا تمسخر اڑایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتی زندگی پر تنقید کی ہے اور بے جا سوالات اٹھائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کثرت ازدواج کا مسئلہ مستشرقین کے لیے دلچسپی کا موضوع رہا ہے کیونکہ یورپ میں ایک سے زیادہ شادی بلکہ خود شادی ہی ایک مطعون فعل بن چکا ہے۔ انھوں نے اس مسئلے کو شہوت سے جوڑنے کی ناکام کوشش کی اور زیادہ شادیوں کو اسلام کی کمزوری قرار دیا اور وہ لوگ اسلام میں دلچسپی نہیں لے رہے تھے اس لیے کہ زیادہ شادیاں کر کے اسے پھیلایا گیا۔ آیات، روایات اور تاریخ پر مفصل نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کھوکھلے دعوے اور پروپیگنڈا ہے۔ آپ نے ایک شادی ابتدائے زندگی میں حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا سے کی اور دیگر تمام شادیاں ایک خاص مصلحت اور حکمت کی وجہ سے انجام پائیں۔

اس آرٹیکل میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادیوں کی حکمتوں اور مقاصد کو بیان کرنے کے ساتھ کچھ مغربی مفکرین کے خیالات کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس میں مستشرقین کے باطل نظریات کو رد کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس شخصیت کا ان بے جا اعتراضات سے دفاع کیا گیا ہے۔

مہم الفاظ: تعدد زوجات، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اسلام، قرآن، مستشرقین.

---

[1]۔ ریسرچ سکالر، انٹرنیشنل المصطفیٰ یونیورسٹی پاکستان

مقدمہ:

نبی اکرم ﷺ اور آپؑ کے خاندان کی زندگی کا ایک بہت اہم مسئلہ، آپؐ کی زوجات کی کثرت کا ہے۔ بعض مستشرقین، نبیؐ کے زمانے کے حقائق اور تقاضوں سے قطع نظر، کثرت ازدواج کو پیغمبر ﷺ کی زندگی میں ایک نقطہ ضعف سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی تعدادِ ازدواج سوائے ہوس کے کچھ نہیں تھی، جبکہ ایسا نظریہ نبی ﷺ کے خلاف تہمت اور الزام کے سوا کچھ نہیں ہے اور حتیٰ کہ بعض منصف مستشرقین نے بھی اس نظریے کو صبر اور حوصلہ سے مسترد کر دیا ہے۔ ہم نے مستشرقین کے منفی خیالات کو بیان کیا اور مختصر طور پر ہر ایک کو جواب دیا، اس کے بعد کثرت ازدواج کے بارے میں مثبت اور منصفانہ رائے قائم کیا۔ یہ نتیجہ اخذ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی شادیوں کی کثرت نہ صرف جسمانی خواہشات کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ایک مطلوب معاشرے کی تشکیل اور خاص طور پر اس وقت کا تقاضا تھا جس میں سیاسی، سماجی اور ثقافتی مقاصد شامل تھے۔

نبی کریم ﷺ کی کثرت ازدواج کے بارے میں مستشرقین کی منفی آراء:

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، مستشرقین پیغمبر ﷺ کی کثرت ازدواج کے بارے میں مختلف خیالات رکھتے ہیں۔ یہاں ہم پہلے ان لوگوں کے خیالات پیش کرتے ہیں جنہوں نے پیغمبر ﷺ کی کثرت ازدواج کو غیر قانونی سمجھا ہے، پھر ان کی تنقید میں ہم دوسری قسم کے بیانات کا حوالہ دیں گے جنہوں نے نسبتاً درست تجزیے فراہم کیے ہیں۔[1]

گوستاولوبن (۱۸۴۱-۱۹۳۱ء)

گوستاولوبن اپنی کتاب 'تمدّن اسلام و عرب' میں لکھتا ہے کہ: اگر محمد ﷺ کو تنقید کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے تو یہ صرف ضرورت سے زیادہ محبت ہے جو انہیں عورتوں سے تھی۔[2]

وہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کی کثرت کی وجہ کو عورتوں سے محبت سمجھتا ہے اور لکھتا ہے: رسول اللہ ﷺ اپنے آخری دور میں عورتوں میں بہت دلچسپی رکھتے تھے اور اس امر کو دوسروں سے

[1] نجمی، محمد صادق، سیری در صحیحین، ص، ۳۰۰-۲۹۰.

[2] گوستاولوبون، تمدّن اسلام و عرب، ص ۱۲۰.

پوشیدہ بھی نہ رکھا، اور فرمایا؛ "مجھے اس دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں: خوش بو، عورت اور نماز جو میری آنکھوں کا نور ہے"۔ عورتوں سے پیغمبر کی اس محبت نے انہیں شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ نبی ﷺ نے ان عورتوں کی عمر کی بھی پرواہ نہیں کی جن سے اس نے شادی کی تھی۔ اس نے عائشہ نامی ایک دس (10) سالہ لڑکی سے شادی کی اور اکیاون (51) سالہ خاتون میمونہ کا انتخاب کیا۔ عورتوں سے اس کی محبت کی وجہ سے، ایک دن، زید (اس کا گود لیا ہوا بیٹا) کی بیوی پر نظر پڑی اور اس سے اس قدر پیار ہو گیا کہ زید نے اسے طلاق دے دی اور اس کی شادی نبی ﷺ سے کر دی۔ چونکہ مسلمان اس کو غلط سمجھتے تھے، اس لیے قرآن کی آیات نازل ہوئیں اور اس نے کہا کہ یہ شادی مصلحت کی بنیاد پر تھی۔ مسلمان بھی خاموش رہے۔ (عبد المحمدی، حسین، مستشرقان و پیغمبر اعظم، ص:197.)

بالآخر جب پیغمبر کو احساس ہوا کہ بہت سی بیویاں ہونا پریشانیوں اور مشکلات کا سبب بنتا ہے تو آپ نے مسلمانوں کو چار سے زیادہ بیویاں رکھنے سے منع کیا۔[1]

گستاولوبن کے نظریہ کا تنقیدی جائزہ :

اگر ہم گستاولوبن کے نظریہ کو رد کرنا چاہیں تو اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ مسٹر گستاولوبن نے پہلے اپنے الفاظ پر توجہ نہیں دی کیونکہ انہوں نے خود کہا تھا کہ نبی ﷺ کی یہ انتہائی محبت نبی ﷺ کی زندگی کے آخری حصے میں تھی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ نبی ﷺ نے جوانی میں ایسی محبت نہیں تھی اور اپنی زندگی کے اختتام پر پچاس سال کی عمر میں انتہائی محبت تھی۔ اور دوسری بات یہ کہ اگر یہ معاملہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی پہلی بیوی (خدیجہ) سے جب تک کہ وہ پچاس سال کے نہیں تھے، خود کو راضی کیوں کیا؟ پھر اس نے کہا کہ "نبی ﷺ آخر میں سمجھ گیا کہ بہت سی بیویوں کا ہونا پریشانیوں اور مشکلات کا باعث بنتا ہے، مسلمانوں کے لیے چار سے زیادہ بیویاں رکھنا حرام ہے۔ تو یہاں پہ ہم یہ کہیں گے کہ جو اشکال زیادہ بیویوں پر وارد ہوتا ہے وہ چار عورتوں پر بھی بنتا ہے، اور اگر ایسا ہے تو پھر ان کو چار عورتوں کی اجازت بھی نہیں دینی چاہیے بلکہ کہتے کہ ایک عورت کافی ہے، لہذا گستاولوبن کا یہ بیان دانشمندانہ نہیں ہے۔

---

[1]۔ گوستاولوبون، تمدن اسلام و عرب، ترجمہ: سید ہاشم رسولی محلاتی، ص ۱۱۶-۱۲۵۔

رابرٹ ساوتی (1774–1843م)

انیسویں صدی کے ہسپانوی مصنفین میں سے ایک ''رابرٹ ساوتی'' ہے جو نبی ﷺ کی مختلف شادیوں اور نبی ﷺ کی شخصیت کے بارے میں لکھتا ہے:

> محمد ﷺ نے معاشرے کے تانے بانے کے خلاف کوئی نئی چیز نہیں بنائی۔ اس نے معاشرے کی بدکاریوں اور توہین کو ویسے ہی قبول کیا جیسا کہ وہ پہلے سے تھا۔ دوسرے مذاہب کے بانیوں نے اپنی خواہشات کو پورا کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لی اور خود کو محفوظ رکھا، لیکن محمد نے انسانی جبلتوں پر اس طرح کا تسلط حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس نے اپنے آپ کو ان جبلتوں کے خلاف کمزور سمجھا اور اپنے اندر اتنی طاقت نہیں پائی کہ ان جبلتوں پر قابو پاسکے۔[۱]

رابرٹ ساوتی کے نظریہ کا تنقیدی جائزہ:

ہم جناب رابرٹ ساوتی کو اس طرح جواب دیں گے کہ کثرت ازدواج کا مسئلہ ایک سماجی اور ثقافتی مسئلہ ہے جو مختلف اوقات اور مقامات اور مختلف معاشروں میں رائج ہے اور رسول اللہ ﷺ کی شادیاں ایک جنسی جبلت نہیں تھیں بلکہ ایک جامع اور معاشرہ کی ترویج تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور رسول اللہ ﷺ کے کردار کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ایک جامع اور معاشرہ کی ترویج کے لیے کوشاں رہے۔

ویلیام موئیر (۱۸۱۹–۱۹۰۵م)

اپنی چار جلدوں پر مشتمل ''زندگی محمد ﷺ و تاریخ اسلام'' کے عنوان سے لکھی گی، کتاب میں بیان کرتا ہے:

۱۔ ر.ک: Das Lebrn and die Lehre des Mohammd: ص، ای اشخصیت محمد، تورہ آندرہ و محمد و پیدایش اسلام، مارگولیوت، ص۱۷۶.

جہاں مدینہ میں حالات بدل رہے تھے۔ وہاں دنیاوی طاقت ، عزائم اور خود اطمینانی، نبی ﷺ کی زندگی کے عظیم مقصد کے ساتھ جلدی شامل ہو رہے تھے اور یہ سب کچھ دنیاوی طریقوں سے حاصل ہوتا ہے۔ آسمانی پیغامات آزادانہ طور پر سیاسی کارروائی کے جواز کے لیے بھیجے جاتے ہیں ... در حقیقت، جبلت اور ذاتی انتہا پسندی نہ صرف جائز ہے، بلکہ الہی فرمان کے اثبات سے بھی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔[1]

ایک خاص اجازت اور استحقاق دیا گیا ہے جو نبی کو کئی بیویاں رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔[2]

ویلیام موئیر کے نظریہ کا تنقیدی جائزہ:

یہاں یہ کہنا مناسب اور سچ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ شادیاں حکم الٰہی کی منظوری کے ساتھ تھیں، لیکن اس حقیقت سے قطع نظر کہ یہ جنسی جبلت نہیں تھی،اس میں کئی مقاصد موجود تھے، جن پر ہم بعد میں بات کریں گے ، انشاء اللہ۔ اور مسٹر ویلیام موئیر نے مدینہ کے حالات پر غور کرتے ہوئے ایک طرف توجہ دی اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یہ ایک فطری اور ذاتی انتہا پسندی ہے جبکہ دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کی ان شادیوں کے عظیم مقاصد اور ارادے تھے جو عین مدینہ کے حالات کے مطابق تھے۔(جن پر انھوں نے توجہ نہیں کی ہے۔)

امیل منغم

مستشرقین میں سے ایک اور محقق امیل منغم ہے جو پیغمبر ﷺ کی کثرت ازدواج کے حوالے سے اپنا نظریہ بیان کرتا ہے کہ محمد ﷺ کی شادیوں کا آغاز، ان کا عورتوں سے زیادہ محبت کی وجہ سے ہوا اور کہتا ہے:[3]

"شعر محمد بالعقد الاخير من عمره بميل كبير الى نساء " نبی ﷺ کی زندگی کے آخری ادوار میں، محمد ﷺ کے اشعار، خواتین میں زیادہ دلچسپی کے حوالے سے تھے۔[4]

---

[1]۔ عبد المحمدی، حسین، مستشرقان وپیامبر اعظم، ص: ۱۹۸

[2]۔ سر ویلیام موئیر، زندگی محمد، فصل ۷، ۳، ص ۵۲۰.

[3]۔ قرآن پژوہی خاور شناسان، شمارہ ۲۱ پاییز و زمستان، ۱۳۹۵، ص، ۶۴.

[4]۔ فواد محمود، افترائات المستشرقین علی الاصول العقیدہ فی الاسلام، ص ۲۱۳.

امیل منغم کے نظریہ کا تنقیدی جائزہ:

مسٹر امیل منغم کے جواب میں یہی کہا جانا چاہیے کہ جو مسٹر گستاولوبن کے نظریہ کے رد میں ہم نے کہا کہ آیا یہ ممکن ہے کہ نبی ﷺ کو جوانی میں عورتوں میں اتنی دلچسپی نہ ہو اور عمر کے آخری حصہ میں جب وہ پچاس سال کے ہو جائیں تو عورتوں سے انتہائی محبت ہو۔ نبی ﷺ کے لیے ایسے الفاظ، الزامات اور ان کی شخصیت کی اہمیت کو کم کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی کثرت از دواج کے بارے میں مستشرقین کے خیالات کی وجوہات

نبی اکرم ﷺ کی کثرت ازواج کے بارے میں مستشرقین کے منفی نقطہ نظر میں چند نکات قابل ذکر ہیں:

۱: بعض مستشرقین کو نبی کریم ﷺ کی شخصیت کا صحیح اندازہ نہیں ہے اور ان کے تمام اعمال بشمول تعدد ازواج کو مادی شمار کرتے ہیں۔

۲: عیسائی اور مذہبی کی وجہ سے کچھ مستشرقین شادیوں کو انسانوں کی روحانیت اور تقدس سے متصادم سمجھتے ہیں۔

۳: کچھ مغربی مصنفین اموی، عباسی، عثمانیوں اور مسلمان بادشاہوں، جن کے پاس اسلام صرف نام کا تھا اور اپنے آپ کو پیغمبر ﷺ کا جانشین سمجھتے تھے، انہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کے اس عمل کو بدسلوکی سے منسوب کیا۔

۴: کچھ دوسروں نے مسلمانوں کی تاریخ اور احادیث کی کتابوں میں درج شدہ جھوٹی روایات کو ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کیا۔

۵: چونکہ کچھ مستشرقین، سیاسی اور ثقافتی لحاظ سے محدود تھے، اس لیے ان میں سے بعض کا اسلام اور حضور نبی اکرم ﷺ اور ان کے خاندان کے بارے میں متعصبانہ نقطہ نظر تھا انہوں نے بھی ان غلط فیصلوں پر اپنی راہ ہموار رکھی۔[1]

[1] عبد المحمدی، حسین، مستشرقان وپیامبر اعظم، ص ۱۹۵ و ۱۹۶

اگر ہم پیغمبر اسلام ﷺ اور ان کے خاندان کی ذاتی زندگی کے بارے میں مستشرقین کے بیانات کا مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ:

جب بھی اسلام اور غیر اسلام کے درمیان مقابلے اور چیلنجز ہوتے ہیں، مستشرقین نے پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی کے بارے میں زیادہ جنونی اور غیر منطقی نقطہ نظر اختیار کیا ہے، اور جب بھی کم چیلنجز ہوئے انہوں نے اس مسئلے کا زیادہ حقیقت پسندانہ مطالعہ کیا ہے۔ اس وجہ سے، مستشرقین پیغمبر ﷺ کی کثرت ازدواج کے بارے میں مختلف انداز میں فیصلہ کرتے تھے اور کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی کثرت ازدواج کے بارے میں مستشرقین کی منصفانہ آراء

ان میں سے کچھ مستشرقین، رسول اللہ ﷺ کی کثرت ازدواج کے بارے میں منصفانہ نظریہ رکھتے ہیں جن میں بعض کے نظریات کو ہم یہاں پر مختصر بیان کریں گے۔

ویل دورانٹ (۱۸۸۵ ۱۹۸۱ ـ م)

مشہور مغربی مصنف ویل دورانٹ نبی ﷺ کی کثرت ازدواج کے تجزیے میں لکھتا ہے:

پیغمبر اکرم ﷺ نے دس خواتین سے شادی کی اور دو کنیزیں بھی تھی اور یہی وجہ ہے کہ مغرب کے لوگوں نے اس کو اپنایا ہے۔ لیکن اس بات کو بھی مد نظر رکھنا ہوگا کہ اس وقت بہت سے قبائلیوں کی اموات کی وجہ سے بیویوں کی کثرت، ایک اخلاقی فریضہ تھا۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے زمانہ میں کثرت ازدواج معمول اور رواج تھا۔ اسی وجہ سے پیغمبر اکرم ﷺ نے بھی کثرت ازدواج کو اپنایا۔ لیکن یہ بات قابل دید ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ کام جنسی جبلت یا جنسی غریزہ کی وجہ سے نہیں تھا۔[1]

جان دیون پورٹ (۱۷۸۹ـ۱۸۷۷م)

اسلام پسند مستشرقین نے ایک کتاب "عذر تقصیر بہ پیشگاہ محمد و قرآن" اسلام کی طرف منصفانہ نگاہ کرتے ہوئے اور پیغمبر اکرم ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

[1] ـ ویل دورانٹ، تاریخ تمدن، ۴/ ۲۲۰، ترجمہ: ابوالقاسم پاینده، ص ۳۲- ۳۴ . عبدالمحمدی، حسین، مستشرقان و پیامبر اعظم، ص، ۲۱۶

مشرق میں بیویوں کی کثرت، عزت مآب ابراہیم علیہ السلام کے بعد سے عام ہے۔ حضرت محمد ﷺ ایک ایسے عمل کو جائز سمجھتے تھے جس کا نہ صرف احترام کیا جاتا تھا بلکہ اسے سابقہ دور میں خدا نے برکت اور رحمت قرار دیا تھا اور نئے دور میں بھی اسے جائز اور قابل احترام قرار دیا گیا تھا۔[1] لہذا پیغمبر اکرم ﷺ اس تہمت اور شہوت پرستی سے بری الذمہ ہیں۔[2]

اگر نبی اکرم ﷺ کی ازدواج شہوت پر مبنی ہوتی تو ضروری تھا کہ پیغمبر ﷺ اپنی زینت اور نمائش کے لیے ایسے وسائل کا استعمال کرتے جس میں خوبصورتی کا اظہار ہوتا ہے جبکہ کافی آیات نفی کی نشاندہی کرتی ہیں اور تمام خواتین کو اس کے استعمال سے روکا بھی جاتا ہے۔ اس معاملے میں نو(۹) عورتوں کی پاسداری اور پیغمبر اکرم ﷺ کی طرف نسبت اپنی انسانیت اور ان کے عظیم درجے پر فائز ہونے کی بہترین دلیل بھی ہے۔[3]

تھامس کارلایل (۱۷۹۵ـ ۱۸۸۱م)

وہ کہتے ہیں: محمد ﷺ اپنے دشمنوں کے الزامات و تہمتوں کے باوجود کبھی بھی شہوت کا شکار نہیں ہوئے۔ فقط دشمنی کی بنا پر پیغمبر اکرم ﷺ پر ہوس کا الزام لگایا گیا۔ محمد جیسے شخص پر ہوس کا الزام لگانا یا یہ کہنا کہ شہوت اور لذت نفس پر ان کا کنٹرول نہ تھا، ناانصافی ہے۔ محمد ﷺ اور شہوت اور لذت نفس کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہے۔[4]

ال۔آ۔ سیدیو (۱۰۴۳ـ ۱۰۹۹م)

فرانسیسی مستشرق "ال۔آ۔ سیدیو" عورتوں کی سماجی حیثیت اور نبی ﷺ کی کثرت ازدواج کی فضیلت کو بہتر بنانے کے لیے خدا کے رسول ﷺ کی کوششوں کے بارے میں لکھتا ہے:

مشرق میں عورتوں کی حالت زار کو محمد ﷺ سے منسوب کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ کیونکہ اس نے عورت کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔ عرب عورت تیزی سے بڑھتی ہے اور تیزی سے ٹوٹ جاتی ہے۔

---

[1]۔ عبد المحمدی، حسین، مستشرقان و پیغمبر اعظم، ص، ۲۱۵

[2]۔ عذر تقصیر بہ پیشگاہ محمد و قرآن، ترجمہ، سید غلام رضا سعیدی، ص ۱۷۱ و ۱۷۶

[3]۔ عقیقی بخشایشی، ہمسران رسول خدا، ص ۸۰

[4]۔ دوانی، پیغمبر اسلام از نظر دانشمندان شرق و غرب، ص ۸۵

فطرت اسے عاجز بناتی ہے۔ محمد ﷺ نے چار عورتوں سے شادی کی اور لوگوں کو مشورہ دیا کہ بیوی رکھنا بہتر ہے۔ اگر اس نے خود یعنی پیغمبر اکرم ﷺ نے خود اس کا اختلاف کیا ہے تو یہ کچھ سیاسی پہلو کی وجہ سے تھا کہ اس کی شادی کے نتیجے میں کچھ قبائل نے ان کی اطاعت کی۔[1]

ایلیا پاولو وِیچ پطروش فسکی (۱۸۹۸ــ ۱۹۷۷م)

ایک سے زیادہ شادیوں کے لیے پیغمبر اکرم ﷺ کی حوصلہ افزائی کے بارے میں، وہ کہتے ہیں: کثرت ازدواج کی ترغیب زیادہ تر قدیم عربوں کا عقیدہ تھا کہ کسی بھی سیاسی رہنما کی قابلیت کو برقرار رکھنے کے لیے اس کی ازدواجی حیثیت کا وجود ضروری ہے۔[2]

کثرت ازدواج پیغمبر ﷺ اولاد نرینہ کی خاطر

بعض مستشرقین نے رسول اللہ ﷺ کی متعدد شادیوں کی وجہ ان کی اولاد نرینہ کی خواہش کو قرار دیا ہے۔

میکسم ریڈیسن (۱۹۱۵ - ۲۰۰۴م)

میکسم ریڈیسن اس سلسلے میں کہتے ہیں: "عربوں کے ساتھ ساتھ سامی قبائل کو بھی اس بات کا سامنا کرنا پڑا کہ پیغمبر ﷺ کے وارث بننے کے لیے کوئی بیٹا نہ تھا۔
ایسے شخص کو "ابتر" کہا جاتا تھا جس کا مطلب ہے "نامکمل یا ناقص"۔ محمد ﷺ کو اس بات سے بہت تکلیف ہوتی تھی کیونکہ خدیجہ ان کے لیے لڑکا بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں تھیں"۔[3]

جان دیون پورٹ (۱۷۸۹ــ۱۸۷۷م)

جان دیون پورٹ، پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں لذّت گرایی و شہوت اور ہوس کے نظریہ کو رد کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ اکثریت نبی کی شادی بیٹے کی خواہش کی وجہ سے ہوئی تھی۔ وہ لکھتا ہے:

---

[1]۔ زمانی، شرق شناسی و اسلام شناسی غربیان، ص ۲۱۷۔ آل. آ. سیدیو، تاریخ عرب العام، ترجمہ بہ عربی: عادل زعیتر، ج۱، نقل از: اسلام از دیدگاہ دانشمندان جہان، ص ۴۰۵۔ عبد المحمدی، حسین، مستشرقان و پیغمبر اعظم، ص ۲۱۷-۲۱۸

[2]۔ عبد المحمدی، حسین، مستشرقان و پیغمبر اعظم، ص ۲۱۸۔ اسلام از دیدگاہ دانشمندان جہان، ص ۳۶

[3]۔ انصاری، کورش بزرگ و محمد بن عبداللہ، بی جا: ۲۷۹-۲۷۸

"کیا پیغمبر اسلام ﷺ کی تعدد ازواج کے بارے میں اس امکان پر زیادہ بھروسہ کرنا ممکن نہیں ؟ کہ محمد نے اپنی آخری زندگی میں بیٹا پیدا کرنے کی خواہش کی وجہ سے کئی ازدواج کیں"۔[1]

نظریات کا تحقیقی جائزہ

تاریخ میں کثرت ازدواج

ازدواج کی کثرت نبی ﷺ کے لیے مخصوص نہیں ہے، بلکہ بہت سے گذشتہ انبیاء من جملہ موسیٰ علیہ السلام کی سنت رہی ہے، انجیل کی کتاب میں کوئی ایسی نص یا روایت نہیں ہے کہ جس میں ازدواج کی کثرت کو حرام کہا گیا ہو۔[2]

۱: پولس نقل کرتا ہے ایک مذہبی شخص اگر وہ رہبانیت کو برقرار نہیں رکھ سکتا تو انہیں ایک عورت پر ہی اکتفا کرنا چاہیے، لیکن دوسری صورت میں وہ جتنی عورتیں چاہے شادی کر سکتا ہے۔[3]

۲: سٹر مارک اور جین برگ کا خیال ہے کہ مہذب قبائل اور قبیلوں میں تعدد ازدواج ایک نظام تھا اور وہ بعد میں صرف تقلید کی وجہ سے ایک شریک حیات سے مطمئن ہو گئے۔[4]

۳: ول ڈیورنٹ کہتا ہے: قرون وسطی کے علماء دین کا خیال تھا کہ کثرت ازدواج، اسلام کے اقدامات میں سے ایک ہے، جبکہ ایسا نہیں ہے اور قدیم معاشروں میں کثرت ازدواج کا بہاؤ ان کے رواج کے مطابق تھا۔[5]

۴: گستاولوبون کہتا ہے: کثیر ازدواج کا رواج قبل از اسلام ہے اور تمام مشرقی قبائل میں عام ہے، بشمول ایرانی، عرب و... تعدد ازدواج کا رواج اسلام سے

---

[1]۔ دیون پورت، عذر تقصیر بہ پیشگاہ محمد و قرآن، بی تا: ۵۲

[2]۔ قرآن پژوہی خاور شناسان، شمارہ ۲۱، پاییز و زمستان، ۱۳۹۵، ص، ۶۷

[3]۔ استنبولی، مصطفیٰ نساء حول الرسول، ص ۳۳۲

[4]۔ جبری، السیرہ النبویہ، ص ۱۵۴

[5]۔ حسن زمانی، مستشرقان و قرآن، ص ۷ ۴۴

بالکل بھی متعلق نہیں ہے۔[1]

کثرت ازدواج کی ضرورت

مختلف عوامل کی وجہ سے، بہت سی خواتین اور لڑکیاں زندگی بھر شادی کی نعمتوں سے محروم رہتی ہیں اور پھر یا تو خود اپنا آپ بیچ دیتی ہیں یا خوفناک سزا کا سامنا کرتی ہیں۔

۱: مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کا تعداد میں زیادہ ہونا۔

۲: مردوں کی ایک بڑی تعداد کا مختلف حادثات کی وجہ سے مر جانا۔

۳: عورتوں کا ایام مخصوصہ میں مردوں کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنے کی نااہلی۔

۴: خواتین کے مقابلہ میں مردوں کا تنوع۔

اسلام نے کثرت ازدواج کو عمومی طور پر صرف جائز ہی نہیں سمجھا، بلکہ کثرت ازدواج کو محدود اور مقید بھی کیا ہے۔اور صرف یہی نہیں کہ کثرت ازدواج عورت کی حیثیت کو گھٹانے والے عنصر کو کم نہیں کرتا، بلکہ ، یہ خاندان میں خواتین کے مقام کو بلند اور محفوظ رکھتا ہے اور کچھ مردوں کی ناجائز زیادتی کو روکتا ہے۔[2]

مستشرقین کے نظریات کا تنقیدی جائزہ

حضور اکرم ﷺ کی شادیوں کے فلسفے کے بارے میں متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یہاں، محدود جگہ کی وجہ سے، ہم صرف مختصر طور پر حضور ﷺ کی شادیوں اور حضور اکرم ﷺ کی ذاتی زندگی کے تناظر میں مستشرقین کے نظریات کی تردید کریں گے۔[3] جب حضور پاکؐ کی ذاتی زندگی اور تاریخی حقائق پر منصفانہ نگاہ دوڑاتے ہیں تو مستشرقین کے منفی نظریات کا بے بنیاد ہونا آشکار ہو جاتا ہے۔

---

[1]۔ گوستاولوبون، تمدن اسلام و غرب، ص ۹۰

[2]۔ قرآن پژوہی خاور شناسان، شمارہ ۲۱، پاییز و زمستان، ۱۳۹۵، ص، ۶۹

[3] عبد المحمدی، حسین، مستشرقان و پیغمبر اعظم، ص، ۱۹۹.

الف) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت اور کردار سے متصادم

۱: طول طویل عبادت۔

۲: زہد و تقویٰ اور دنیا سے بے رغبت۔

۳: شجاعت اور فداکاری۔

۴: مشکلات میں استحکام اور پائیداری۔

۵: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل خانہ کی عفت اور پاکدامنی۔

ب) تاریخی حقائق سے متصادم

۱: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبلیغی اور سیاسی اہداف۔

۲: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلیمی اہداف۔

۳: غلاموں اور کنیزوں کی آزادی۔

۴: خواتین کے مقام کا احترام کرنا۔

۵: جاہلانہ اور جھوٹی روایات اور رواج کی تردید۔

نتیجہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادیاں حکم الٰہی سے اور حکمت پر مبنی تھیں، لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادیاں کو کسی بھی ہوس اور شہوت پرستی والی تفسیر کرنا نامناسب ہے۔اس کے نتیجے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادیوں کی بعض وجوہات قابل ذکر ہیں:

۱: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی کا بہترین دور (جوانی) یک زوجیت کے ساتھ گزارا اور خدیجہ کے زندہ رہنے تک دوسری شادی نہیں کی، جبکہ اس وقت عرب معاشرے میں تعدد ازدواج کافی عام تھی۔

۲: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادہ تر ازدواج، عام طور پر بوڑھی، بیوہ اور بے سہارا عورتوں کے ساتھ وابستہ تھیں جو کہ ہوس اور شہوت کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی۔

۳: نبی اکرم ﷺ کی کچھ شادیاں یتیموں اور تنہارہ جانے والوں کی حفاظت اور ان لوگوں کی عزت کو محفوظ کرنے کے لیے تھیں جو پہلے عزت اور سرفرازی میں زندگی گذارر ہے رہتے تھے، جیسے سودہ، زینب بنت خزیمہ اور ام سلمہ۔

۴: نبی اکرم ﷺ کی کچھ دوسری شادیاں جہالت کی جھوٹی روایات کو توڑنے اور لوگوں کے ہاتھوں اور پاؤں سے جہالت کی بیڑیاں توڑنے کی وجہ سے ہوئیں، جیسے؛ جحش کی بیٹی زینب سے شادی کی۔

۵: نبی اکرم ﷺ کی شادیوں کی ایک اور وجہ اسیروں، غلاموں کی سرپرستی اور مختلف قبائل کے دلوں کو اسلام کی طرف راغب کرنا اور ان کے خطرے کو دور کرنا تھا۔ جیسے؛ جویریہ سے شادی کی۔

۶: نبی اکرم ﷺ کی کچھ دوسری شادیاں سیاسی خیالات اور بعض قبائل کی اسلام کی طرف سازش کو پس پشت ڈالنے کی وجہ سے انجام دی گئیں، جیسے کہ ام حبیبہ، حفصہ اور عائشہ سے شادی کی۔[1]

[1]. قرآن پژوہی خاور شناسان، شمارہ ۲۱، پاییز و زمستان، ۱۳۹۵، ص، ۸۵

منابع وماخذ

١: آل. آ. سیدیو، تاریخ عرب العام، ترجمہ بہ عربی: عادل زعیتر، ج١.

٢: الاستنولی، محمود مہدی، ابونصر السبی، مصطفیٰ نساء حول الرسول، ١٤٢٣ق.

٣: الجبری، عبدالمتعال محمد، السیرہ النبویہ واوہام المستشرقین، قاہرہ؛ مکتبہ وہبہ.

٤: حاکم نیشابوری، المستدرک الصحیحین، کوشش مصطفیٰ عبدالقادر عطا، بیروت؛ دارالکتب العلمیہ، ١٤١١ق.

٥: دوانی، علی، پیغمبر اسلام از نظر دانشمندان شرق وغرب، قم، انتشارات اسلام.

٦: عذر تقصیر بہ پیشگاہ محمد وقرآن، ترجمہ، سید غلام رضا سعیدی،، قم، دار التبلیغ الاسلامی، تہران ١٣٨٨.

٧: زمانی، محمد حسن، شرق شناسی واسلام شناسی غربیان، قم، بوستان کتاب ١٣٨٥.

٨: زمانی، محمد حسن، مستشرقان وقرآن، قم، بوستان کتاب ١٣٨٥.

٩: سرویلیام موئیر، زندگی محمد،

١٠: عبدالمحمدی، حسین، مستشرقان وپیغمبر اعظم، قم؛ ترجمہ ونشر المصطفیٰ، ١٣٩٢ش.

١١: عقیقی بخشایشی، ہمسران رسول خدا، قم، دار التبلیغ الاسلامی، چاپ سوم، ١٣٥٢ش.

١٢: فواد محمود، افترائات المستشرقین علی الاصول العقیدہ فی الاسلام.

١٣: گوستاو لوبون، تمدن اسلام و عرب، ترجمہ: سید ہاشم رسولی محلاتی، انتشارات کتابچی، اول، تہران، ١٣٧٨.

١٤: محمدی، محمد حسین، قرآن پژوہی خاور شناسان، شمارہ ٢١، پاییز وزمستان، ١٣٩٥.

١٥: نجمی، محمد صادق، سیری در صحیحین، جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم، ١٤٧١.

١٦: ویل دورانٹ، تاریخ تمدن، ٤/ ٢٢٠، ترجمہ: ابوالقاسم پایندہ، تہران؛ انتشارات علمی وفرہنگی، چاپ دوازدہم، ١٣٨٥ش.